

## خصوصی سیکشن: مالی بچتوں کے رجحانات

### تعارف

قومی بچت کسی ملک کے سرمایہ کاری کے طویل مدتی امکانات کا تعین کرنے میں نہایت اہم ہوتی ہے اور معیشت کی نمو اور ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان عموماً ان ملکوں میں شامل کیا جاتا ہے جہاں بچت کا رجحان بہت کم ہے: پاکستان نے بچت کی بلند ترین 21.3 فیصد شرح مالی سال 1972ء میں حاصل کی تاہم یہ شرح بھی مساوی آمدنی کے حامل ملکوں کی بچت کے مقابلے میں خاصی کم ہے۔ اس حقیقت کے پس پردہ کئی عوامل ہیں: سرکاری شعبہ میں مسلسل میزانی خسارہ، گھریلو شعبے کا صر نے پر مبنی رویہ، مالی سال 2005ء سے بلند گرانی جس نے بچتوں پر منافع کی حقیقی شرح کو گھٹا دیا ہے، اور بچت کے طویل مدتی طریقوں کی محدود طور پر دستیابی وہ بڑے بڑے عوامل ہیں جنہوں نے اس رجحان کو پروان چڑھایا ہے۔ بینکوں میں امانتیں رکھوانے کے علاوہ دیگر بچت طریقے مثلاً میوچل فنڈز، پنشن فنڈز وغیرہ ابھی ارتقائی مراحل میں ہیں اور انہیں ملکی سرمایہ کاری کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل وسائل اب تک حاصل نہیں ہوئے ہیں۔ معیشت کی نمو میں بچت کی اہمیت کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ سرمایہ کاروں اور بچت کاروں دونوں کو بچت کے زیادہ پرکشش طریقے دستیاب ہوں جو انہیں خطرات/منافع کی ترجیحات کے مطابق مختلف امکانات مہیا کر سکیں۔

مالی بچتیں، جو قومی بچت کا ایک جزو ہوتی ہیں، بدستور معمولی سطح پر ہیں اور مختلف برسوں کی مالی بچتوں کے درمیان تفاوت خاصا بڑھا ہوا پایا گیا ہے۔ مالی سال 2000ء سے 2008ء تک قومی بچت کی اوسط شرح 17.5 فیصد تھی، جبکہ مالی بچت کی اوسط شرح صرف 6.6 فیصد تھی۔ مالی بچت کی اوسط شرح مالی سال 2003ء کی 10 فیصد کی بلند ترین سطح سے گر کر مالی سال 2008ء میں 3.6 فیصد کی کم ترین سطح پر آچکی (جدول 1)۔ مجموعی قومی بچت میں انتہائی کم مالی بچتوں سے معیشت کے غیر دستاویزی اور غیر رسمی شعبے کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے کیونکہ اوسطاً 37.9 فیصد قومی بچت مالی وساطت کے عمل سے گزرتی ہے۔

مالی بچت کے اجزا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2000ء سے 2008ء کے دوران جدولی بینکوں کی امانتوں میں مالی بچتوں کا حصہ 54.5 فیصد تھا، جس کے بعد قومی بچت اسکیموں کے ذریعے جمع کیے گئے فنڈز، نجی شعبے کے نقد بیلنس (زیر گردش کرنسی) اور غیر بینکی مالی اداروں کے جمع کردہ فنڈز کی باری آتی ہے۔ مالی بچت کے ان اجزا پر نظر ڈالنے سے مجموعی مالی شعبے پر بینکاری نظام کی بالادستی کا اظہار ہوتا ہے۔

مالی سال 2008ء میں گزشتہ آٹھ برس کے دوران مالی بچت کی شرح سب سے کم رہی جس کے کئی اسباب ہیں مثلاً سیاسی تبدیلی کا عمل طویل ہونے سے بے یقینی میں اضافہ اور اقتصادی حالات کا تیزی سے اترنا ہونا۔ اقتصادی نمو میں واضح کمی اور معیشت میں گرانی کے سخت دباؤ کی وجہ سے مالی بچت بالخصوص بہت کم رہی۔ منفی حقیقی شرح سود کا، جدولی بینکوں کی امانتوں پر شرح سود میں کم لچک کے باوجود بلند رہنا بھی ایک ممکنہ عامل ہو سکتا ہے۔ آمدنی میں کمی اور اخراجات میں اضافے نے بھی گھریلو شعبے کے فاضل فنڈز میں تخفیف کی۔

اس سیکشن میں پاکستان میں بچت کے طریقوں کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ بچت کو متاثر کرنے والے عوامل کا جائزہ لیا گیا ہے۔

### قومی بچت: چند حقائق

بچت کے رجحانات پر نظر ڈالنے سے پہلے، پاکستان میں بچت کی شرح کے تخمینے کو سمجھ لینا بہتر ہوگا۔ قومی حسابات میں بیان کی گئی مجموعی بچت سال بھر کے دوران سرمایہ کارانہ سرگرمیوں کی بنیاد پر بالواسطہ طریقے سے معلوم کی جاتی ہے۔ وقتاً فوقتاً ہونے والے سروے اور دیگر کئی ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے مجموعی سرمایہ کاری (مجموعی خام معینہ سرمایہ کاری اور اسٹاک میں تبدیلیاں) معلوم کر لی جاتی ہے۔ مجموعی سرمایہ کاری کا تخمینہ لگانے میں اثاثوں کی قدر پیمائی کے مختلف مفروضوں کے استعمال پر مبنی کئی تکنیکی طریقے بھی آزمائے جاتے ہیں۔ بالآخر اس مجموعی سرمایہ کاری کا قومی حسابات کے ڈیٹا کی مجموعی بچت کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اس مشق کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی خاص عرصے کے دوران معیشت میں سرمایہ کارانہ سرگرمیوں کی مالکاری معیشت میں کی جانے والی بچت (ملکی بچت) اور/یا بیرون ملک سے قرض گیری (بیرونی بچت) کے ذریعے کی جارہی ہے۔ اگر قومی

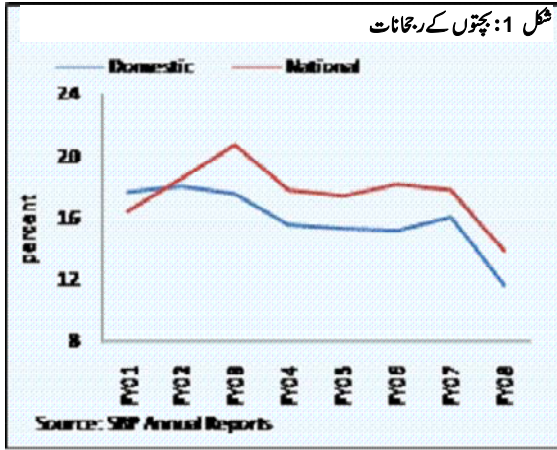
بچت مجموعی سرمایہ کاری سے زائد ہے تو اس کا مطلب ملکی زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر کی شکل میں بیرونی وسائل کا خالص اخراج ہے۔ متضاد صورت میں متضاد نتیجہ نکلے گا۔ علاوہ ازیں، اول الذکر صورت میں ملکی بچت قومی بچت سے زائد ہوگی۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ قومی بچت مالی بچت سے بلند ہوگی کیونکہ قومی بچت میں معیشت کے غیر تسلسلی شعبے (جیسے زراعت اور غیر فہرستی کمپنیوں) کی بچت بھی شامل ہوگی۔

جدول 1: مالی بچتوں کے رجحانات

م00	م01	م02	م03	م04	م05	م06	م07	م08	
ارب روپے									
2,329	2,511	2,771	3,252	3,690	4,183	4,686	5,477	5,858	مجموعی بچتیں (ذخیرہ)
1,135	1,264	1,411	1,671	1,975	2,405	2,772	3,310	3,436	جدولی بینکوں کی امانتیں
715	762	847	982	984	940	934	1,000	1,091	قومی بچت آلات میں سرمایہ کاری
355	374	434	494	578	666	739	839	982	زیر گردش کرنسی
91	80	41	40	47	48	61	10	1	این بی ایف آئیز کی امانتیں
13	12	19	45	85	103	135	274	306	میوچل فنڈز
19	18	19	20	22	22	44	43	43	جی پی فنڈ
مجموعی بچتیں (نمو، فیصد میں)									
8.5	7.8	10.3	17.4	13.5	13.4	12	16.9	6.9	مجموعی بچتیں (ذخیرہ)
2.4	11.4	11.6	18.4	18.2	21.8	15.3	19.4	3.8	جدولی بینکوں کی امانتیں
14.7	6.5	11.1	16	0.2	-4.5	-0.6	7.1	9	قومی بچت آلات میں سرمایہ کاری
23.8	5.3	15.8	14	16.9	15.1	11.1	13.4	17	زیر گردش کرنسی
-12.5	-12.3	-48.6	-2.2	16.2	3.4	26	-83.6	-86.2	این بی ایف آئیز کی امانتیں
107.2	-5.9	56.7	132.1	88.1	21.6	31.2	103.1	11.5	میوچل فنڈز
13.9	-2	1.2	5.3	9.9	1	103.9	-2.6	-1.9	جی پی فنڈ
مجموعی بچتیں (جی ڈی پی کا فیصد)									
61.39	60.33	62.95	67.44	65.42	64.36	61.7	63	55.9	مجموعی بچتیں (ذخیرہ)
29.93	30.38	32.07	34.64	35.01	37	36.5	38	32.79	جدولی بینکوں کی امانتیں
18.85	18.3	19.23	20.37	17.45	14.46	12.3	11.5	10.41	قومی بچت آلات میں سرمایہ کاری
9.37	8.99	9.85	10.25	10.25	10.24	9.74	9.6	9.37	زیر گردش کرنسی
2.4	1.92	0.93	0.83	0.83	0.74	0.8	0.1	0.01	این بی ایف آئیز کی امانتیں
0.35	0.3	0.44	0.93	1.5	1.58	1.78	3.2	2.92	میوچل فنڈز
0.5	0.44	0.42	0.41	0.38	0.34	0.59	0.5	0.41	جی پی فنڈ
رقم کا بہاؤ بلحاظ جی ڈی پی کا فیصد									
16.5	16.5	18.6	20.8	17.9	17.5	18.2	17.8	13.9	قومی بچتیں
16.93	17.78	18.1	17.63	15.7	15.4	15.3	16.1	11.7	ملکی بچتیں
4.8	4.38	5.9	9.98	7.76	7.59	6.61	9.1	3.63	مالی بچتیں (بہاؤ)
0.69	3.1	3.34	5.37	5.39	6.61	4.83	6.2	1.19	جدولی بینکوں کی امانتیں
2.41	1.12	1.93	2.82	0.03	-0.68	-0.08	0.8	0.86	قومی بچت آلات میں سرمایہ کاری
1.8	0.46	1.34	1.26	1.48	1.35	0.97	1.1	1.36	زیر گردش کرنسی
-0.34	-0.27	-0.88	-0.02	0.11	0.02	0.16	-0.6	-0.08	این بی ایف آئیز کی امانتیں
0.18	-0.02	0.16	0.53	0.7	0.28	0.42	1.6	0.3	میوچل فنڈز
0.06	-0.01	0	0.02	0.03	0	0.3	-0.01	-0.01	جی پی فنڈ

ماخذ: اسٹیٹ بینک کی شماریاتی وسائلہ جائزے

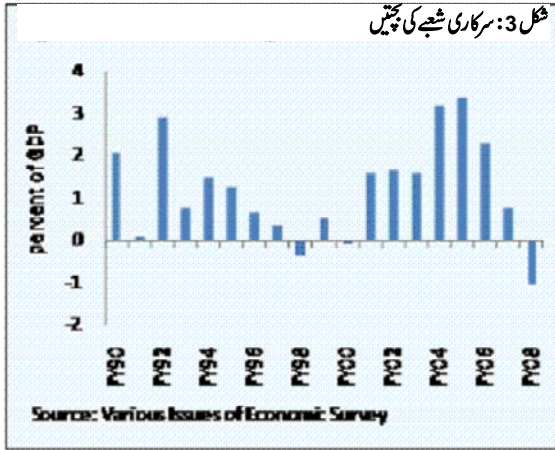
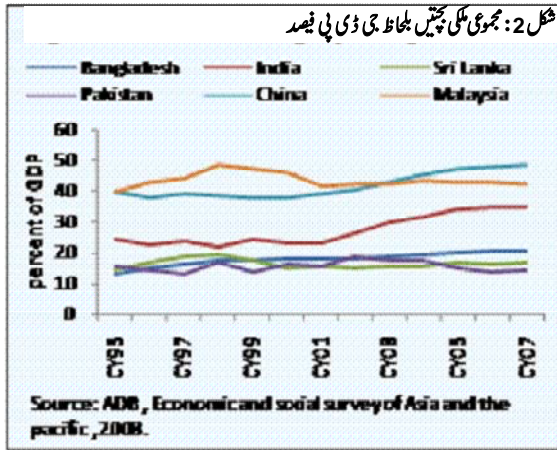
اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ قومی بچت کی شرح جو مالی سال 2003ء کے دوران 20.8 فیصد تک جا پہنچی تھی، بتدریج گھٹ کر مالی سال 2008ء میں 13.9 فیصد رہ گئی جو کہ مالی سال 2001ء کے بعد سے کم ترین شرح ہے (شکل 1)۔ بالخصوص مالی سال 2007ء کی نسبت مالی سال 2008ء میں بحت کی شرح میں 390 بی پی ایس کی تیزی سے کمی دیکھی گئی۔ بچت کی شرح اس تیزی سے گرنے کا بڑا سبب معاشی سرگرمیوں میں آنے والی کمی (مالی سال 2008ء میں جی ڈی پی نمو کا 5.8 فیصد ہدف حاصل نہ ہونا اور بڑی حد تک صرفے پر مبنی نمو) کے ساتھ ساتھ معیشت میں موجود گرانے کے بلند دباؤ کو قرار دیا جا رہا ہے۔ سیاسی تبدیلی کے عمل کی طوالت، توانائی کا بحران اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے بھی بچت کا رجحان گھٹایا۔ غیر ملکی وسائل کی محدود دستیابی کے ساتھ ساتھ بچت کی کم اور زوال پذیر شرح جی ڈی پی کی معقول نمو میں حالیہ عرصے میں خاصی بڑی رکاوٹ ثابت ہوئی۔



علاقے کے دیگر ملکوں اور ابھرتے ہوئے ملکوں کے اعداد و شمار سے موازنے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 2005ء کے بعد سے پاکستان کی پچت کی شرح کم ترین رہی ہے (شکل 2)۔ 2005ء سے 2007ء کے دوران پاکستان کی شرح پچت سری لنکا سے بھی کم رہی ہے۔ پاکستان کی مالی ترقی علاقے کے دوسرے ملکوں کے مقابلے میں بہتر رہی ہے تاہم کم شرح پچت سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں کے عوام میں صرفنے کا رجحان زیادہ ہے۔

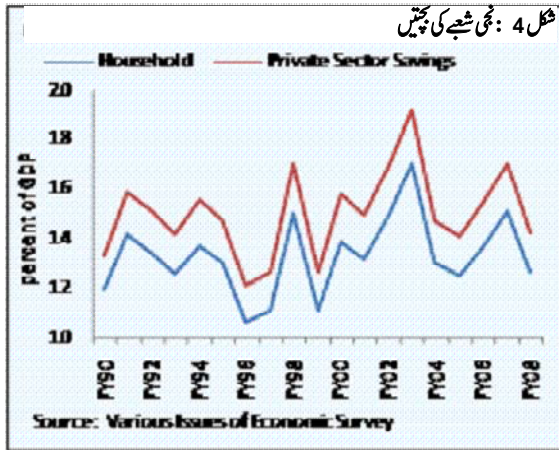
### پچت کے مختلف اجزا

قومی پچت کے دو حصے ہیں: سرکاری شعبے میں پچت اور نجی شعبے میں پچت۔ پاکستان میں قومی پچت کے فروغ میں سرکاری شعبے کا کردار بے حد کم رہا ہے۔ 1990ء کی دہائی کے دوران اس کا اوسط حصہ ایک فیصد کے لگ بھگ رہا جو 2000ء سے 2008ء کے دوران نہایت سست روی سے بڑھتا ہوا 1.5 فیصد تک جا پہنچا ہے (شکل 3)۔ مالی سال 2001ء کے آغاز سے سرکاری شعبے کی پچت میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا جو مالی سال 2005ء تک جاری رہا اور 3.4 فیصد تک جا پہنچا (یہ مالی سال 1990ء کے بعد سے بلند ترین شرح تھی)، تاہم بعد کے عرصے میں یہ شرح تیزی سے گرنا شروع ہوئی حتیٰ کہ مالی سال 2008ء میں یہ منفی ہو گئی (شکل 3)۔ سرکاری شعبے کی پچت میں پایا جانے والا یہ معمولی اور متغیر رجحان اس کی کمزور مالی کارکردگی کی عکاسی کرتا ہے۔ مجموعی مالی صورتحال سے عموماً حاصل کا خسارہ ظاہر ہوتا ہے (یعنی جاری اخراجات اور مجموعی محاصل میں فرق)، تاہم سرکاری شعبے کے اکثر اداروں میں بھی خسارے پائے گئے۔ سرکاری محاصل میں فاضل رقم، اور مستحکم اقتصادی نمو کے باعث سرکاری اداروں کی بہتر ہوتی ہوئی حالت کو مالی سال 2002ء سے مالی سال 2006ء کے دوران سرکاری پچت میں تیزی سے اضافے کا بنیادی سبب قرار دیا جاسکتا ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران محاصل کے خسارے میں تیزی سے اضافے اور سرکاری اداروں میں گردش قرضے (circular debt) کے پھیلاؤ سے سرکاری شعبے کی پچت منفی ہو گئی۔



سرکاری شعبے کی پچت کی طرح، نجی شعبے کی پچت میں بھی خاصا تغیر شکل 4 میں دیکھا جاسکتا ہے۔ تاہم مالی سال 1990ء سے مالی

سال 2008ء تک سرکاری شعبے کی اوسط شرح پچت 1.7 فیصد کے مقابلے میں اسی عرصے کے دوران نجی شعبے کی اوسط شرح پچت 13.3 فیصد رہی۔ اس سے معیشت کی ساخت کا پتہ چلتا ہے جسے بنیادی طور پر نجی شعبہ چلاتا ہے۔ شکل 4 سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گھریلو شعبہ ہی نجی شعبے میں پچت کا بنیادی ذریعہ ہے کیونکہ نجی پچت اور گھریلو پچت کے مابین فرق کارپوریٹ شعبے کی پچت کو ظاہر کرتا ہے۔ نجی شعبے کی پچت میں گھریلو شعبے کی پچت کا حصہ تقریباً 90 فیصد ہے۔ گھریلو پچتوں میں دورانی رجحان متعدد عوامل کا نتیجہ ہے:



☆ معیشت کے زراعت پر مبنی حصے کی آمدنی میں دورانی اور اتفاقی اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ یہ زرعی حصہ جی ڈی پی کا تقریباً 20 فیصد ہے۔

☆ دیکھا گیا ہے کہ گھریلو شعبہ بالخصوص دیہی علاقے کا، آمدنی یکنخت گھٹنے پر قرض لے کر کام چلاتا ہے جس سے اس کے قرضے کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ یہ رجحان معیشت میں مجموعی بچت میں اتار چڑھاؤ کا باعث بنتا ہے۔

اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ گھریلو شرح بچت جو مالی سال 2003ء میں 17 فیصد سے زائد ہو چکی تھی مالی سال 2008ء میں گھٹ کر 12.6 فیصد رہ گئی۔ گرانی میں اضافے،

عمومی اخراجات کے بڑھنے اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے گھریلو شعبے کی قوت خرید میں آنے والی تخفیف کو اس تیز رفتار کمی کا سبب قرار دیا جاسکتا ہے۔

مالی سال 1990ء سے مالی سال 2008ء تک، گھریلو شعبے کے مقابلے میں کارپوریٹ کی شرح بچت کم اور مقابلتاً مستحکم رہی (اتار چڑھاؤ 1.4 اور 2.2 فیصد)۔ بچت کے دیگر ذرائع میں پائے جانے والے رجحانات کی طرح کارپوریٹ کی شرح بچت میں بھی مالی سال 2008ء کے دوران 32 بی پی ایس کمی آئی جس سے وہ 1.6 فیصد رہ گئی۔ یہ کمی خام مال کی لاگت میں اضافے کے تناظر میں پیداواری لاگت بڑھنے کا نتیجہ قرار دی جاسکتی ہے۔ پیداواری لاگت بڑھانے میں جن دیگر عوامل کا کردار نمایاں ہے وہ یہ ہیں: دنیا بھر میں اجناس کی قیمتیں بڑھنا، ملک میں بلند گرانی کی وجہ سے معاوضوں پر اضافے کے لیے دباؤ، شرح سود میں متواتر اضافے کے باعث مالی لاگت کا بڑھنا، تیل کی بلند ترین قیمتوں کے تناظر میں توانائی کے اخراجات میں اضافے، بجلی کی سخت قلت کے سبب تیل کے استعمال میں اضافے، اور امن و امان کی خراب صورتحال کے باعث حفاظتی انتظامات پر اٹھنے والے اخراجات۔ اس کے علاوہ، کارپوریٹ شعبے نے گزشتہ دو سال کے دوران پہلے سے زیادہ منافع منقسمہ ادا کیا جو اس کی بچت پر اثر انداز ہوا۔

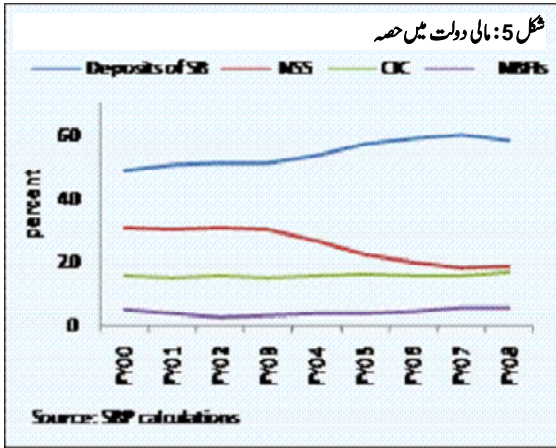
مالی سال 2008ء کے دوران قومی بچت کی مجموعی صورتحال بیان کرنے کے بعد بقیہ سیکشن میں مالی بچت کے رجحانات پر بحث کی جائے گی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، مالی بچت قومی بچت کا ذیلی حصہ ہے، اول الذکر میں آنے والی تبدیلیوں سے نہ صرف مالی اداروں کی کارکردگی بلکہ پوری معیشت کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ تبدیلیاں مالی اداروں کی کارکردگی اور استحکام کے لیے، جو بچت کاروں اور سرمایہ کاروں کے مابین رابطے کا کام انجام دیتے ہیں، خاصے مضمرات رکھتی ہیں۔

## مالی بچتیں

تجزیے کی غرض سے، مالی بچت میں بینک امانتیں، قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاریاں، زیر گردش کرنسی، غیر بینکی مالی اداروں کی امانتیں، میوچل فنڈز اور جزل پراویڈنٹ فنڈ میں سرمایہ کاریاں شامل کی گئی ہیں۔ مالی بچتیں (یا مالی دولت) مالی سال 2008ء کے دوران 6.9 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ 5.9 ٹریلین روپے تک جا پہنچیں جو کہ گزشتہ مالی سال کے 16.9 فیصد اضافے کے مقابلے میں واضح طور پر کم ہے۔ زیادہ صراحت سے بیان کیا جائے تو مالی سال 2008ء کے دوران 380.3 ارب روپے کا خالص اضافہ گزشتہ مالی سال کے 791.6 ارب روپے اضافے کے مقابلے میں تقریباً نصف ہے (جدول 1)۔ اس زبردست کمی کے اسباب کا جائزہ لینے سے پہلے بہتر ہوگا کہ مالی بچت کے بڑے اجزا پر نظر ڈال لی جائے۔

## جدولی بینکوں کی امانتیں

شکل 5 سے واضح ہے کہ تقریباً 60 فیصد مالی بچتیں جدولی بینک کی امانتوں پر مشتمل ہیں۔ مالی دولت میں ان امانتوں کا حصہ مالی سال 2000ء میں 48.8 فیصد تھا جو بڑھتے بڑھتے مالی سال 2008ء کے اختتام تک 58.7 فیصد ہو گیا۔ اس اضافے سے بنیادی طور پر شعبہ بینکاری کی مستحکم کارکردگی ظاہر ہوتی



ہے، اس عرصے کے دوران شعبہ بینکاری کی امانتوں میں 16.5 فیصد کی مرکب سالانہ اوسط نمو ہوئی جو مالی سال 2003ء سے 2007ء تک مزید بلند رہی۔ امانتوں میں اس مستحکم نمو کو بڑی حد تک سہارا دینے والی چیز کارکنوں کی ترسیلات میں اضافہ اور خصوصاً مالی سال 2003ء سے 2007ء تک اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے کی وجہ سے آمدنی کا بڑھنا ہے<sup>1</sup>۔ ایک اہم نکتہ اسی عرصے کے دوران امانتوں کی شرح کا کم (اور حقیقی معنوں میں منفی) رہنا اور غیر رقمی (non-remunerative) امانتوں کا حصہ مسلسل بڑھنا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ رسدی عوامل یعنی ملکی آمدنی میں اضافہ، اور بین الاقوامی سطح پر فنڈز کی منتقلی پر نگرانی کا بڑھنا امانتوں کی مستحکم نمو کا بڑا سبب ہے۔

مالی سال 2003ء سے 2007ء تک برقرار رہنے والی مستحکم امانتی نمو سے موازنہ کیا جائے تو مالی سال 2008ء کے دوران امانتی نمو میں واضح کمی آئی۔ اس کے نتیجے میں جدولی بینکوں کی جمع کردہ مالی بچتوں کا حصہ مالی سال 2008ء کے اختتام تک گھٹ کر 58.7 فیصد رہ گیا جبکہ مالی سال 2007ء میں یہ 60.4 فیصد تھا۔ مجموعی اقتصادی سرگرمیوں میں آنے والی سست روی، اور گرانی کے مستحکم دباؤ کی وجہ سے نامیہ صرفنے میں اضافے کو اس تخفیف کا بڑا سبب قرار دیا جاسکتا ہے۔ گرانی کے بلند دباؤ کی وجہ سے منفی حقیقی امانتی شرحوں کی اضافی حد بھی (جون 2008ء میں کم سے کم 5 فیصد منافع متعارف کرائے جانے کے باوجود) کم امانتی نمو کا باعث بنی۔

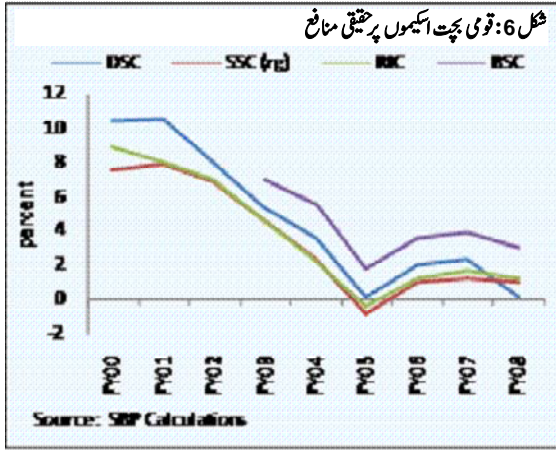
### قومی بچت اسکیمیں

جدولی بینکوں کے بعد مرکزی محکمہ قومی بچت کا نمبر آتا ہے جس نے مالی سال 2008ء کے اختتام تک 1.1 ٹریلین روپے کی مالی بچتیں جمع کر لی ہیں۔ تاہم مالی سال 2003ء سے 2007ء کے دوران مجموعی مالی بچتوں میں اس کا حصہ مستقلاً کم ہوتے رہنے کے بعد مالی سال 2008ء میں 36 پی پی ایس کے معمولی اضافے سے بڑھ کر 18.6 فیصد ہو چکا ہے (شکل 5)۔ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے اکٹھا کی جانے والی بچتوں میں سست روی کے، بالخصوص وہ جو مالی سال 2004ء سے 2006ء کے درمیان واقع ہوئی، بڑے اسباب یہ تھے: (1) اصلاحاتی عمل کے دوران قومی بچت اسکیموں میں اداروں کے سرمایہ لگانے پر پابندی، (2) کمرشل بینکوں کے ذریعے مختلف سرٹیفکیٹس کی فروخت پر بندش کی وجہ سے ان تک محدود رسائی، اور (3) قومی بچت اسکیموں اور دیگر مالی طریقوں کا نفع، پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ریٹس سے منافع کی شرح منسلک کرنے کی وجہ سے کم ہو جانا۔ مالی سال 2007ء اور 2008ء کے دوران قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری میں نمو بالترتیب 7.1 اور 9.3 فیصد رہی، جبکہ مالی سال 2004ء اور 2006ء کے درمیان اوسط منفی نمو 1.6 فیصد رہی تھی۔ قومی بچت اسکیموں میں نمو کے یوں دوبارہ ابھرنے کی بڑی وجہ ان اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر سے پابندی کا اکتوبر 2006ء میں خاتمہ، اور کئی اسکیموں پر شرح منافع میں اضافہ ہے<sup>2</sup>۔

حکومت نے قومی بچت کی مذکورہ اسکیمیں دو مقاصد کے لیے متعارف کرائی تھیں: معیشت میں بچت کا فروغ اور میزانی خسارے کی مالکاری۔ مرکزی محکمہ قومی بچت جو وزارت خزانہ کا ایک شعبہ ہے، متعدد طویل مدتی بانڈز/سرٹیفکیٹس، امانتی سہولیات وغیرہ سمیت کئی بچت اسکیمیں پیش کرتا ہے۔ وابستہ فوائد مثلاً خطرات سے پاک سرمایہ کاری، ٹیکس ترغیبات، متواتر آمدنی کا حصول اور نسبتاً بلند شرح سود وغیرہ کے پیش نظر بچت کے یہ طریقے بزرگ شہریوں، بیواؤں، پنشنرز اور عام لوگوں میں بہت مقبول رہے۔ تاہم قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری میں نمو بالخصوص مالی سال 2003ء سے 2006ء تک مذکورہ عوامل کے سبب بہت کم رہی۔ اس نمو پر حالات میں تبدیلی کے منفی اثرات پڑنے اور افزوں ہوتے ہوئے مالیاتی خسارے کے پیش نظر قرض گیری کی حکومتی ضروریات بڑھنے کے باعث حکومت نے اپنے اقدامات پر نظر ثانی کی، جس کے نتیجے میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر سے پابندی (سوائے بینکوں اور بیمہ

<sup>1</sup> نمو کے طویل مدتی رجحان 5 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 2003ء سے 2007ء کے دوران جی ڈی پی کی اوسط نمو 6.9 فیصد تھی۔ اسی طرح کارکنوں کی ترسیلات میں 2001ء سے اضافے کا رجحان پروان چڑھا جس سے ترسیلات مالی سال 2008ء کے دوران 6.5 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جو کہ مالی سال 2001ء میں صرف 1.1 ارب ڈالر تھیں۔

<sup>2</sup> قومی بچت کی متعدد اسکیموں پر شرح منافع یکم جولائی 2006ء اور 23 جون 2007ء سے بڑھا دی گئی۔ 24 جون 2008ء اور یکم اکتوبر 2008ء کو شرح منافع میں مزید اضافہ کیا گیا۔



کمپنیوں کے) اٹھالی گئی ہے اور کمرشل بینکوں کے ذریعے بھی سرٹیفکیٹس کی فروخت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے قومی بچت کی متعدد اسکیموں پر منافع کی شرح بڑھا دی ہے۔ ان مثبت اقدامات سے قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری مالی سال 2007ء اور 2008ء کے دوران تیزی سے بڑھی۔ حکومت نے اگرچہ جون اور اکتوبر 2008ء میں کئی اسکیموں پر شرح منافع میں اضافہ کیا ہے، معیشت میں گرانی کا موجودہ دباؤ ان اسکیموں میں رقوم کی آمد پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کئی بچت اسکیموں پر گرانی کے لحاظ سے ایڈجسٹ کی گئی شرح (حقیقی شرح سود) صرف 0.2 سے 3 فیصد کے درمیان ہے جبکہ نامیہ شرح 15 فیصد تک ہے (شکل 6)۔

### زیر گردش کرنسی

زیر گردش کرنسی مالی بچت کا تیسرا سب سے بڑا جزو بنا رہا (شکل 4.5)۔ جدولی بینکوں میں امانتوں اور قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کے برعکس مجموعی مالی بچتوں میں زیر گردش کرنسی کا حصہ مالی سال 2000ء سے زیادہ ردوبدل کا شکار نہیں ہوا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ زیر گردش کرنسی میں سال بسال نمو عام طور پر مجموعی مالی بچتوں میں نمو کے قریب قریب رہی۔ مالی سال 2001ء سے 2007ء کے دوران زیر گردش کرنسی میں اوسط نمو 13.1 فیصد تھی جبکہ مجموعی مالی بچتوں میں 13 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ مالی سال 2008ء اس رجحان میں البتہ واحد استثنیٰ ہے جس کے دوران زیر گردش کرنسی میں 17 فیصد نمو آئی جبکہ مجموعی بچت میں نمو 6.9 فیصد رہی۔ زیر گردش کرنسی میں اس زبردست اضافے کا بڑا سبب اسٹیٹ بینک سے حکومت کی غیر معمولی قرض گیری ہے۔ اس کے علاوہ گرانی کے موجودہ دباؤ نے بھی اخراجات پورے کرنے کے لیے زائد نقد رقم کی ضرورت کو اجاگر کیا۔

### غیر بینکی مالی کمپنیوں کی جمع کردہ بچت

غیر بینکی مالی اداروں کے ذریعے جمع کی جانے والی مالی بچت مالی سال 2002ء سے بتدریج بڑھ رہی ہے جو مالی سال 2002ء کی 2.18 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 2008ء میں 5.2 فیصد ہو گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ غیر بینکی مالی اداروں کی مالی بچت بڑی حد تک میوچل فنڈز کی صنعت میں زبردست نمو کا نتیجہ ہے۔ میوچل فنڈز سے قطع نظر، غیر بینکی مالی اداروں کی امانتوں کا حصہ صرف مالی سال 2008ء میں 0.02 فیصد تک گر گیا۔ یہ تبدیلیاں متعدد عوامل کا نتیجہ ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

- ☆ مالی سال 2007ء سے میوچل فنڈز کے حصے میں (5 فیصد سے زائد کے) معقول اضافے کا بڑا سبب مالی منڈیوں خصوصاً ایکویٹی اور زری منڈیوں کی عمدہ کارکردگی ہے۔ نتیجتاً مالی سال 2007ء سے میوچل فنڈز کی صنعت بلند منافع دے رہی ہے جس میں تقریباً 20 نئے میوچل فنڈز آچکے ہیں۔
- ☆ غیر بینکی مالی اداروں کی امانتوں کا مسلسل کم ہونا بڑی حد تک مختلف عوامل کا نتیجہ ہے جن میں غیر بینکی مالی اداروں کا کمرشل بینکوں کے ساتھ انضمام اور یکپارگی کا سلسلہ، منتخب غیر بینکی مالی اداروں کے قرضے کی موجودگی میں وسائل مجتمع کرنے کی ناقص سرگرمیاں، بلند شرح سود، اور کمرشل بینکوں کی جانب سے سخت مسابقت شامل ہیں۔

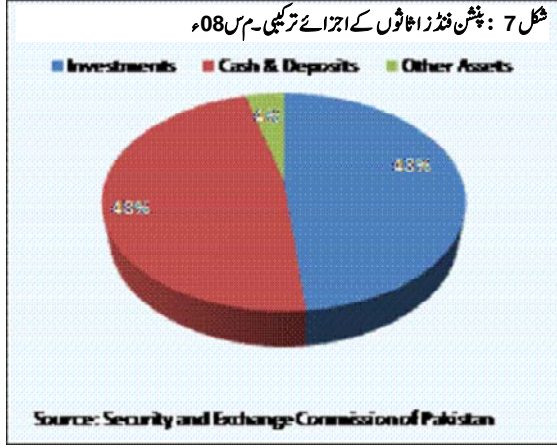
باکس 1: ملازمین کی بچت اور پیش کی موجودہ اسکیمیں

- |   |   |
|---|---|
| ☆ | سول سروسز پیش اسکیمیں،                              |
| ☆ | جزل پراویڈنٹ فنڈ                                    |
| ☆ | گرچیوٹی اسکیم                                       |
| ☆ | ب) نجی شعبے کے ملازمین کے لیے اسکیمیں               |
| ☆ | ایسپلائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن (ای او بی آئی) |
| ☆ | پراویڈنٹ فنڈ اسکیمیں                                |
| ☆ | گرچیوٹی اسکیمیں                                     |
| ☆ | پیشن اسکیمیں  |

### معاہداتی بچت

پاکستان میں نجی اور سرکاری شعبے کے مالکان کی طرف سے کئی طرح کی بچت اور پیش اسکیمیں پیش کی جاتی ہیں (باکس 1)۔ یہ اسکیمیں زیادہ تر سرکاری ملازمین کے لیے ہوتی ہیں جبکہ نجی شعبے کے لیے موجودہ اسکیمیں ملازمین کے لیے مستقبل میں باقاعدہ آمدنی کی کوئی صورت فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ تاہم نجی شعبے میں بچت کی بڑی صلاحیت ہے کیونکہ افرادی قوت کا بڑا حصہ ذاتی کاروبار کرتا ہے یا پھر وہ غیر رسمی شعبوں میں ہے۔ اس طبقے کی

استعداد سے فائدہ اٹھانے کی اشد ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں نجی پنشن اسکیموں، اور نجی شعبے کے لیے باضابطہ ماحول کی تشکیل سے نہ صرف ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل فوائد کی فراہمی جاری رہ سکے گی بلکہ طویل مدتی پختیں جمع کرنے میں بھی مدد ملے گی جنہیں بڑے ترقیاتی منصوبوں کی مالکاری کے لیے اضافی فنڈز کے طور پر استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ سماجی بہبود کے اخراجات کا بوجھ بھی حکومت پر سے کم کیا جاسکے گا۔



### پنشن فنڈز پر پیش رفت

حکومت نے فلاحی پہلوؤں اور ملازمین کی بچت یا پنشن اسکیموں میں مضر امکانات کو دیکھتے ہوئے اور سرکاری اور نجی کارکنوں کی بچت اور پنشن سسٹم کے لیے ایک ضوابطی فریم ورک بنانے کی غرض سے 2001ء میں ایک اصلاحاتی عمل شروع کیا، نیز حکومت نے ان پنشن اسکیموں میں سرمایہ کاری کرنے والوں کے لیے ٹیکس ترغیبات کا بھی اعلان کیا۔ اس کے علاوہ سیکورٹیز ایکچینج کمیشن آف پاکستان نے جنوری 2005ء میں ایک ضروری فریم ورک ”والنٹیری پنشن سسٹم“ (وی پی ایس) کے نام سے تیار کیا جس کے قانونی ڈھانچے کا اعلان ”وی پی ایس روڈ 2005ء“ کے تحت کیا گیا ہے۔<sup>3</sup>

وی پی ایس کے تحت کمیشن نے اثاثوں کے انتظام کی چار کمپنیوں کو لائسنس جاری کیے ہیں جو پنشن فنڈ منیجر کے طور پر کام کریں گی اور وی پی ایس ضوابط کے تحت رضا کارانہ پنشن فنڈز پیش کرنے کی اہل ہیں۔ اب تک سات پنشن فنڈز رجسٹر ہو چکے ہیں جن میں چار اسلامی اور تین روایتی پنشن فنڈز ہیں۔<sup>4</sup>

یہ پنشن فنڈز نئے نئے آئے ہیں اس لیے ان کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لینا ممکن نہ ہوگا، تاہم دستیاب چند ابتدائی معلومات سے ان کی مالی کارکردگی کا اظہار ہوتا ہے۔ آپریشن کے پہلے سال (یعنی مالی سال 2008ء) کے دوران نجی پنشن فنڈ کی صنعت کا حجم 778.4 ملین روپے تک جا پہنچا ہے۔ ان کے اثاثوں کی تفصیل کے مطابق مجموعی اثاثوں کا تقریباً 96 فیصد اس وقت سرمایہ کاریوں اور نقد/امانتوں کی صورت میں موجود ہے (شکل 7)۔ پنشن فنڈز کی سرمایہ کارانہ سرگرمیاں سیکورٹیز ایکچینج کمیشن آف پاکستان کی طرف سے وی پی ایس ضوابط 2005ء کے تحت اعلان کردہ سرمایہ کاری پالیسی کے مطابق ہیں جس میں فنڈز کا سرمایہ مختلف اقسام کے فنڈز میں لگانے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان پنشن فنڈز کی سرمایہ کاری بڑی حد تک تین اقسام کے فنڈز میں مرکوز ہے جن کے نام ایکویٹی سب فنڈ، ڈیٹ سب فنڈ (Debt Sub-Fund) اور منی مارکیٹ سب فنڈ ہیں۔<sup>5</sup> مجموعی سرمایہ کاریوں میں ان فنڈز کا حصہ بالترتیب 52.3 فیصد، 25.7 فیصد اور 22 فیصد ہے۔ جہاں تک واجبات کا تعلق ہے تو ان سرمایہ کاریوں کی بڑی حد تک مالکاری بنیادی سرمائے سے ہو رہی ہے جس میں 91.5 فیصد کا بندوبست پنشن فنڈز منیجر نے کیا ہے۔ مالک اور ملازمین/افراد سے وصولی جمع ہونا باقی ہے۔ مالی سال 2008ء کے اختتام پر پنشن فنڈز کو 28.2 ملین روپے کی خالص سرمایہ کارانہ آمدنی ہوئی جبکہ اخراجات 14.8 ملین روپے کے ہوئے۔

نجی پنشن فنڈز کے اثاثوں کے حجم اور ایس ای سی پی کی طرف سے حال ہی میں وی پی ایس متعارف کرانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورتحال ابھی تک ابتدائی مرحلے میں ہے۔ وی پی ایس کی طرح نجی پنشن اسکیمیں چلانے کی ترغیب کے لیے مالی تعلیم کے پروگراموں پر عمل درآمد پر توجہ دینا ضروری ہے، ان پروگراموں کے ذریعے آبادی کے نوجوان طبقے کی معلومات میں اضافہ کیا جائے، انہیں بتایا جائے کہ پنشن منصوبوں کے تحت مستقبل میں ان کی مستقل آمدنی کی مالکاری کے مسائل کیا ہیں، نیز مجموعی مالی مسائل پر خواندگی کی شرح بڑھائی جائے۔ مستحکم اور متوازن اقتصادی نمو حاصل کر کے اور اگلے برسوں کے لیے ٹیکس ترغیبات برقرار رکھ کر ان اسکیموں کا دائرہ وسیع تر کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایس ای سی پی، نجی فنڈ منیجرز، سماجی تنظیموں اور ذرائع ابلاغ کا کردار بھی پنشن فنڈ اصلاحات کو آگے بڑھانے میں اہمیت کا حامل رہے گا۔

<sup>3</sup> وی پی ایس 2005ء کے ردوخال جاننے کے لیے ”مالی استحکام کا جائزہ 2006ء“ کا باکس 4.2 دیکھئے۔ علاوہ ازیں مذکورہ جائزے کے باب 4 میں بھی اس موضوع پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

<sup>4</sup> چار اسلامی فنڈز یہ ہیں: میزان تحفظ پنشن فنڈ، پاکستان اسلامک پنشن فنڈ، اےس پنشن اسلامک فنڈ اور بے ایس اسلامک پنشن سیونگ فنڈ۔ تین روایتی فنڈز یہ ہیں: پاکستان پنشن فنڈ، اےس پنشن فنڈ اور بے ایس پنشن سیونگ فنڈ۔

<sup>5</sup> ایکویٹی سب فنڈ کی سرمایہ کاری فہرستی حصص میں کی گئی، ڈیٹ سب فنڈ کی ڈیٹ سیکورٹیز میں کی گئی، فنڈ کا زیادہ سے زیادہ ہر وزن اوسط دورانیہ 10 سال ہے۔ منی مارکیٹ سب فنڈ کا سرمایہ ڈیٹ سیکورٹیز میں لگایا گیا، فنڈ کا زیادہ سے زیادہ ہر وزن اوسط دورانیہ 10 سال ہے۔